تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الہام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]
ماہانہ [illegible]

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند [illegible]

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام مینیجر روزنامہ
الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۵ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ اگست ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے پھر سخت بیمار ہو گئی ہیں ۔ احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب دینا نگر کے مناظرہ سے کامیابی کے ساتھ واپس آ گئے ہیں۔ وہاں تناسخ اور "کیا عرب میں اسلام سے قبل آریہ تہذیب تھی" پر جناب مولوی صاحب نے مہاشہ گیان اند صاحب اور مہاشہ چرنجی لال صاحب پریم سے دو نہایت کامیاب مناظرے کئے ۔ مسلمانوں نے بے حد دلچسپی لی ۔ اور احمدی مبلغ کی کامیابی کا کھلے دل سے اعتراف کیا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر چاہتے ہو کہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو یقین کی راہوں کو ڈھونڈو

"یاد رکھو ۔ کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں ۔ فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں ۔ دنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں ۔ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لینا ۔ اور خدا کی طرف ایک خارق عادت کشش سے کھینچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں ۔ زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں ۔ خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں ۔ تقوےٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریاکاری کی ملونی سے پاک کر دینا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں ۔ ایسا ہی دنیا کی دولت اور حشمت اور اس کی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہوں کے قرب سے بے پروا ہو جانا ۔ اور صرف خدا کو اپنا ایک خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہیں ۔" وہ مذہب کچھ بھی نہیں ۔ اور گندہ ہے ۔ اور مردار ہے ۔ اور ناپاک ہے ۔ اور جہنمی ہے اور خود جہنم ہے ۔ جو یقین کے چشمہ تک نہیں پہنچا سکتا ۔ زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے ۔ اور وہ پر جو آسمان کی طرف اڑاتے ہیں ۔ وہ یقین ہی ہے کوشش کرو ۔ کہ اس خدا کو تم دیکھ لو ۔ جس کی طرف تم نے جانا ہے اور وہ مرکب یقین ہے ۔ جو تمہیں خدا تک پہنچائے گا کس قدر اس کی تیز رفتار ہے ۔ کہ وہ روشنی جو سورج سے آتی ۔ اور زمین پر پھیلتی ہے ۔ وہ بھی اس کی سرعت رفتار کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو ۔ اگر تم چاہتے ہو ۔ کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو ۔ اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

قادیان ۳ راگست۔ آج دھرمسالہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گذشتہ دو دن سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج حضور کو درد سر کی شکایت ہے حضور نے متعدد لوگوں کو جو ملاقات کی غرض سے آتے رہتے۔ شرف باریابی بخشا۔ خطبہ جمعہ زیرین دھرمسالہ میں پڑھا۔ جہاں مقامی احمدی بھی پہونچ گئے۔ حضور نے خطبہ میں جماعت کے موجودہ ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے تلقین فرمائی۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مصائب و نوائب کا برداشت کرنا سعادت کا موجب ہے۔ نہ کہ ذلت کا باعث۔ بعض فتنہ پردازوں نے ایک احمدی بھائی کے مکان کو جبکہ وہ نماز کے لئے آئے ہوئے تھے آگ لگا دی جس سے مکان کا برآمدہ جل گیا ۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲ و ۳ راگست ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	ضلع	نمبر	نام	ضلع
۱	میاں پرتاب صاحب	ضلع آگرہ	۸	فضیلت بیگم صاحبہ	ضلع جہلم
۲	محمد مالک صاحب	″ جہلم	۹	رحمت بیگم صاحبہ بنت میاں احمد الدین صاحب	″ ″
۳	سلیمہ بیگم صاحبہ	″ ″	۱۰	عبد القیوم صاحب	″ ″
۴	محمد امین صاحب	″ ″	۱۱	عبد العزیز صاحب	″ لاہور
۵	محمد عظیم صاحب	″ ″	۱۲	چوہدری اللہ دتا صاحب	″ گورداسپور
۶	خورشید بیگم صاحبہ	″ ″	۱۳	شیخ حسین صاحب	ریاست حیدرآباد دکن
۷	رحمت بیگم صاحبہ بنت میاں ولی محمد صاحب	″ ″			

نمائندگان مجلس مشاورت اور مخلصین جماعت احمدیہ کی توجہ کے قابل ایک نہایت ضروری امر

اسلام اور احمدیت پر حملہ آور دشمن کے حملہ کو نہ صرف روکنے کے لئے بلکہ اس کی طاقت کو مٹانے کے لئے جو مالی تحریک کی گئی ہے۔ اس میں مخلصین جماعت نے اپنی خوشی اور مرضی سے حصہ لیا ہے۔ اس مالی تحریک کا سال یکم دسمبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوا ہے اور اب جولائی ۱۹۳۶ء تک آٹھ ماہ کا عرصہ ہو گیا۔ اب تک وعدوں کی نسبت سے ⅔ حصہ یعنی -/۸۰۰۰۰ کی رقم وصول ہو جانی چاہئے تھی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ بعض مخلصین نے اپنے وعدوں کو اسی وقت سالم ادا کر دیا تھا۔ اور اب ماہ اگست ۱۹۳۶ء کے آخر تک تو کم سے کم وعدوں کی نسبت نوّے ہزار روپیہ وصول ہونا چاہئے تھا مگر وصولی ساڑھے باسٹھ ہزار ہے۔ جو وعدوں کی نسبت بہت کم رقم ہے۔ اور یہ کمی نہایت افسوسناک اور تحریک جدید کے جاری شدہ کاموں کو نقصان پہنچانے والی ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ مخلصین اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ مخلصین اپنے وعدوں کو پورا نہ کر سکیں۔ ہر وعدہ کرنے والے مخلص کو اپنا وعدہ اور ادا کردہ رقم یاد ہے۔ مگر پھر بھی جولائی کے اخیر عشرہ میں وعدہ کرنے والوں کو ان کی موعودہ اور ادا شدہ رقم کی اطلاع اس لئے کر دی گئی تھی۔ تا ان کی یاد تازہ ہو جائے۔ اس یاد دہانی کے بعد بعض احباب نے زبانی اور تحریری اپنی سستی اور غفلت کا اظہار کرتے ہوئے معذرت کی ہے۔ اور ساتھ ہی اپنی موعودہ رقم بھی ارسال کر دی ہے۔ چنانچہ ایک دوست لکھتے ہیں۔ کہ "چندہ تحریک جدید کے متعلق آپ کی یاد دہانی ملی۔ پڑھنے کے بعد میں نے اپنے نفس کو سخت ملامت کی۔ واقعی میری سستی اور غفلت تھی۔ کہ باوجود روپیہ پاس ہونے کے وعدہ جلد پورا نہ کیا۔ میں اپنی سستی اور غفلت کا اقرار کرتے ہوئے معذرت کے ساتھ اپنی موعودہ رقم بجائے سیکرٹری مال کو ادا کرنے کے براہ راست اس لئے بھیج رہا ہوں۔ کہ خدا جانے سیکرٹری صاحب مال کب ارسال کریں۔ اور میرے ثواب میں کمی ہو۔ میری اس غفلت کی تلافی کے لئے حضرت کے حضور دعا کی درخواست کریں"۔ گذشتہ سال بعض ایسے احباب تھے۔ جنہوں نے باوجود روپیہ پاس ہونے کے ادا نہ کیا۔ اور بعد میں جب سال کا آخر آیا۔ تو خدا کی قدرت ان میں ادا کرنے کی طاقت نہ رہی۔ اور وہ باوجود وعدہ کے اور باوجود اس خواہش کے کہ چندہ

تحریک جدید میں اپنا وہ وعدہ جو انہوں نے اپنی مرضی اور خوشی سے کیا ہے۔ پورا کر دینگے۔ مگر سال کے آخر کے انتظار میں ادا نہ کر سکے۔ پس دوستوں کو اس خیال میں نہ رہنا چاہئے۔ کہ سال کے آخر میں ادا کریں گے۔ بلکہ اپنے اوپر تنگی اور تکالیف ڈالکر بھی موعودہ رقم فوری ادا کرکے ثواب لیں۔

سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر مجلس مشاورت جو تحریک جدید کے چندہ کے متعلق ہے۔ علیحدہ بھجوائی جا رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قلم مبارک سے جو نوٹ رقم فرمایا ہے۔ اس کے آخر میں لکھا۔ کہ "اس تحریر کے پہنچتے ہی ہر جگہ کے مخلصین تمام احباب میں چکر لگا کر تحریک کے چندے کی ادائیگی اور دوسرے مذکورہ چندوں کے لئے چکر لگانا شروع کر دینگے اور صبر نہیں کرینگے۔ جب تک اس کام کو پورا نہ کر لیں"۔

پس ہر جماعت کے نمائندگان مجلس مشاورت، مخلصین جماعت اور عہدہ داران کو چاہئے۔ کہ حضور کی اس تقریر کے ملتے ہی چندہ کا کام شروع کر دیں۔ اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو مجلس مشاورت کی تقریر متعلق چندہ تحریک جدید نہ ملے تو وہ دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے منگوا لے ۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

احمدیہ لائبریری بوڈاپسٹ

انگریزی جرمن وغیرہ زبانوں میں اسلام یا احمدیت اور دیگر مذاہب کی کتب کی ضرورت ہے۔ جو صاحب کوئی کتاب یا ٹریکٹ بطور تحفہ لائبریری کے لئے بھیج کر یورپ میں بوڈاپسٹ کو اشاعت اسلام کا مرکز بنانے میں امداد فرمانا چاہیں۔ وہ ایسی کتب یا ٹریکٹ جتنی زیادہ تعداد میں ہو سکے مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرما کر ثواب حاصل کریں ۔

H. A. K. AYAZ
13, FEHERVARI, ROAD, BUDAPEST (Hungary)

احباب جماعت کے لئے ضروری اطلاع

ایک احمدی نوجوان محمد ممتاز صاحب صحرائی الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے پنجاب میں کام کر رہے ہیں۔ اور اب ضلع سیالکوٹ کا دورہ کرنے والے ہیں۔ جہاں وہ پہنچیں۔ احباب ازراہ کرم ان سے تعاون کریں۔ اور ان کے کام میں ان کی مدد کریں اور جہاں تک ہو سکے خریدار بہم پہنچائیں۔ (مینیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

اخبار "زمیندار" کا "مرزائی نمبر"

احمدیت کے ناکام و نامراد معاند کا رقص خجالت

مکافاتِ عمل کے اصل کے ماتحت جب احمدیت کے ناکام و نامراد معاند اخبار "زمیندار" اور اس کے مالک مولوی ظفر علی صاحب کا ہر طرف سے ناطقہ بند ہو جاتا ہے اور وُہی لوگ جنہیں وُہ اپنا دست راست سمجھتے۔ جن سے راہ چلتے لوگوں کی ٹانگیں کھنچوانے کا کام لیتے۔ اور جن سے دُوسروں کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کے سیلاب بہاتے ہیں۔ اپنا رُخ پلٹ کر ان کی طرف کر لیتے۔ اور ان کے رازہائے سربستہ منکشف کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو وُہ بھاگ کے اس زنگ آلود ہتھیار کی طرف جاتے ہیں۔ جو احمدیت کے خلاف وُہ اپنی ساری زندگی میں استعمال کرتے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جب ایک طرف تو احرار نے اچھی طرح مولوی ظفر علی صاحب کا حق رفاقت ادا کیا۔ نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر بھی کئی جگہ ان کی خوب تواضع کی۔ اور دوسری طرف گھر کے بھیدی عملۂ اخبار "نیرنگ" نے گڑے مُردے اکھیڑ اکھیڑ کر بتانا شروع کر دیا۔ کہ یہ سب "زمیندار" اور مولوی ظفر علی کے کشتۂ ناز ہیں۔ تو مولوی صاحب مع اپنے عملۂ "زمیندار" کے سخت بوکھلا سے گئے۔ اور بے تحاشا شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ عنقریب "زمیندار" کا "مرزائی نمبر" شائع کیا جائے گا۔ جو "صحیح معنوں میں قادیانیت کے کاسۂ سر پر ایک کاری ضرب ثابت ہو گا"۔ تاکہ عوام کا رُخ اپنے شرمناک جرائم اور رسوا کن غداریوں سے ہٹا کر اس طرف پھیر دیں۔ چنانچہ عوام کا ایک طبقہ اندھا دھند چلنے اور بغیر سوچے سمجھے ٹکر لینے کا عادی ہو چکا ہے۔ لیکن آج جبکہ "زمیندار" کا یہ پرچہ ہماری نظر سے گزرا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کوشش میں بھی حسب معمول "زمیندار" کو سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔

اس نمبر میں کیا ہے۔ یوں تو بہت سے صفحات سیاہ کئے گئے ہیں۔ جن پر تفصیلی نظر کسی دُوسرے وقت میں ڈالی جائے گی۔ لیکن اگر ایک فقرہ میں اس کا لب لباب بیان کرنا ہو۔ تو کہا جا سکتا ہے کہ اس کا ہر صفحہ احمدیت کے ناکام و نامراد معاند کے رقص خجالت کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔

مضامین کا اکثر حصہ اور نظمیں تمام کی تمام وہی ہیں۔ جو عرصہ ہوا رسوائے عالم ہو چکی اور جن کی عفونت اپنا اثر دکھا چکی ہے۔

گویا مولوی ظفر علی صاحب کی اس سبانی اور فحاشی کی مکرر نمائش کی گئی ہے جس کا ذکر کسی قدر تفصیل کے ساتھ اخبار "نیرنگ" کر رہا ہے۔ اسی طرح بے جا تعلّی صریح دروغگوئی۔ شرمناک افترا پردازی اور یہودیانہ تحریف سے بھی کام لیا گیا ہے جس کا ذکر اس وقت صرف بطور نمونہ کیا جاتا ہے:۔

"زمیندار" کے نئے مدیر مسٹر نصر اللہ صاحب عزیز جو قبل ازیں اخبار "مدینہ" بجنور میں کام کرتے تھے۔ لیکن وہاں سے ناگفتہ بہ حالات کی وجہ سے بیماری کا بہانہ بنا کر آ گئے۔ اور آتے ہی احرار کی ثنا خوانی کی بجائے جو کہ "مدینہ" میں ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ان کے پول کھولنے شروع کر دیئے انہوں نے یہ بڑ ہانکی ہے۔ کہ:۔

"قادیانی نبوت و تجدید کا سلسلہ بھی اپنی زندگی کے دن پورے کر رہا ہے اس کے آثار زوال نمودار ہو گئے ہیں تقدیر کے فیصلے کا نفاذ شروع ہو چکا ہے اس کی تکمیل کے لئے صرف وقت کا سوال باقی ہے"۔

خدا کی شان وہ شخص جو قوت لایموت کے لئے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا۔ اور در بدر کے دھکے کھاتا پھر رہا ہے۔ وُہ خدا تعالےٰ کی اس برگزیدہ جماعت کے متعلق جسے اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء (اس کی جڑ محکم ہے اور اس کی شاخیں آسمانوں میں ہیں) کی بشارت مل چکی ہے۔ اور جو خدا تعالےٰ کے فضل سے مشکلات کے ہجوم میں اور زیادہ ثابت قدمی کے ساتھ آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ یہ کہتا ہے۔ کہ اس کے آثار زوال نمودار ہو گئے ہیں۔ اور وُہ زندگی کے دن پورے کر رہی ہے۔ حالانکہ اسے اگر اور کچھ نظر نہیں آ سکتا۔ تو اتنا تو خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ وُہ ہستی جس کے قدموں کے نیچے اس کی جنت ہے وُہ بھی احمدیت کی سلک میں منسلک ہے ان حالات میں اس کا یہ کہنا کہ احمدیت کے آثار زوال نمودار ہو گئے ہیں۔ حد درجہ کی ڈھٹائی نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر ادارہ "زمیندار" کا "مرزائی نمبر" شائع کرنا اور اس کی ضرورت کا ان الفاظ میں اظہار کرنا کہ "فرقہ مرزائیہ کی موجودہ حرکت عمل کے پیش نظر ایک ایسے اقدام کی ضرورت تھی۔ جو اپنے اثر و نتیجہ کے اعتبار سے تیغ الحاد کے مقابلہ میں سپر توحید کا کام دے سکے"۔ بتا رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو "تیغ" اور اپنی جدوجہد کو "سپر" قرار دے کر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی موجودہ حرکت عمل جارحانہ اور فاتحانہ ہے۔ اور معاندین احمدیت "سپر" کے محتاج بن چکے ہیں:۔

یہودیانہ تحریف کا ارتکاب مولوی ظفر علی صاحب نے بذات خود یوں کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی توہین کا سراسر جھوٹا الزام لگاتے ہوئے اس کے ثبوت میں آپ کی طرف یہ مصرع منسوب کیا ہے کہ؎

"عیسےٰ کجاست تا بنہد سر بہ منبرم"

حالانکہ اصل مصرع یوں ہے:۔؎

"عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بہ منبرم"

ظاہر ہے۔ کہ "پا" کو "سر" سے دیدہ دانستہ بدل کر اپنا اُلو سیدھا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر اس بات کی پروا نہیں کی گئی۔ کہ ایمان ٹیڑھا ہو جائے گا۔ مگر یہ پروا تو جب کی جاتی۔ کہ ایمان کی کوئی رتی باقی ہوتی:۔

افترا پردازی کے لئے احرار کا اُگلا ہوا یہ نوالہ "زمیندار" کے دسترخوان پر چُنا گیا ہے۔ کہ "جب حجاز عراق فلسطین اور شرق اردن پر اسلامی عظمت کا علم سرنگوں ہو رہا تھا۔ اور صلیب ہلال کے خلاف کامیاب جنگ لڑ کر صدیوں کے بعد بیت المقدس واپس لینے میں مصروف تھی۔ اور مشرق سے مغرب تک ہر مسلم کا گھر ماتم کدہ بنا ہوا تھا۔ عین اس زمانہ میں مرزائی اسلام کی شکست پر اپنے مرکز قادیان میں جشن شادمانی منا رہے تھے"۔

اس کا ثبوت یہ دیا گیا ہے۔ کہ "الفضل ۱۶ر نومبر ۱۹۱۸ء کے سرورق پر قادیان میں جشن مسرت کے عنوان سے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ۱۳ر تاریخ جس وقت جرمن کے شرائط منظور کر لینے اور التوائے جنگ کے کاغذ پر دستخط ہو جانے کی اطلاع قادیان پہونچی تو خوشی اور انبساط کی ایک لہر برقی سرعت کے ساتھ تمام لوگوں کے قلوب میں سرایت کر گئی"۔

اگر یہ دیدہ دانستہ فریب دہی نہیں۔ تو حد درجہ کی جہالت ضرور ہے۔ کیونکہ ۱۳ر نومبر ۱۹۱۸ء وُہ دن ہے۔ جبکہ جرمنی کے ہتھیار ڈال دینے کی وجہ سے جنگ عظیم کا خاتمہ ہوا تھا۔ اور اس سے بہت عرصہ قبل "حجاز عراق فلسطین اور شرق اردن پر اسلامی عظمت علم سرنگوں ہو چکا تھا"۔ یہ علم جب سرنگوں کیا گیا اور مولوی ظفر علی کے بھائی بندوں نے کیا۔ اور مولوی صاحب کے بجسد عنصری سرزمین ہند میں موجود ہوتے ہوئے کیا۔ تو اس وقت قطعاً جماعت احمدیہ نے کوئی جشن مسرت نہیں منایا۔ جشن کا ثبوت پیش کرنے کے لئے ہم احرار کو کئی بار چیلنج دے چکے ہیں اب "زمیندار" کو بھی چیلنج دیتے ہیں کہ اگر اس شرمناک

اسلام میں نبوت اور مولانا ابوالکلام آزاد

مولانا ابوالکلام آزاد نے حال میں جو بیان شائع کیا ہے۔ اس میں انہوں نے اس بات پر بہت زور دیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ نہ ظلی۔ نہ بروزی۔ حالانکہ آج سے کچھ عرصہ قبل وہ اپنی ایک کتاب میں لکھ چکے ہیں۔ کہ نبوت جسے خداتعالےٰ نے نعمت قرار دیا ہے۔ وہ اب بھی جاری ہے۔ اور آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت بند نہیں۔ بلکہ جاری سمجھتے تھے چنانچہ آپ کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل پیروی کرے۔ وہ فنا فی الرسول ہونے کی صورت میں نبوت کا درجہ حاصل کرسکتا ہے

ہم قرآن کریم کی جن آیات سے یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نعمتِ نبوت جاری ہے ان میں سے ایک سورۃ فاتحہ کی آیت ہے۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ نے یہ دعا سکھائی ہے۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ اے اللہ ہم کو سیدھا رستہ دکھا۔ ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے اپنی نعمت نازل کی۔ یعنی ہم کو بھی وہ نعمتیں عطا فرما۔ جو پہلے لوگوں کو تو نے عطا فرمائیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ وہ نعمتیں کیا ہیں۔ اور وہ منعم علیہ گروہ کونسا ہے۔ سو اس گروہ کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی سورۃ نساء میں یوں فرمایا ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصٰلحین وحسن اولٓئک رفیقا۔ کہ جو اطاعت کریں گے اللہ کی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔ جن پر اللہ نے انعام کیا۔ یعنی نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح اور وہ اچھے ساتھی ہوں گے۔

گویا انعامِ نعمت اللہ تعالےٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کرنے سے اب بھی مل سکتا ہے یہ ہے صاف اور بالکل واضح استدلال جو ان آیات سے ہم کرتے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد اپنی ایک کتاب میں اس کی تائید کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"عملِ صالح کو خدا اونچے درجوں تک لے جاتا ہے۔ یہی ارتقاء روحی ہے۔ جس کو قرآن کریم نے "نعمت" اور "انعام" کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور اپنے فاتحۃ الکتاب میں (کہ تمام قرآن اس متن کی شرح ہے) مومنوں کو یہ دعا سکھائی ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم خدایا ہمیں صراط مستقیم پر چلا۔ وہ صراط مستقیم جو ان لوگوں کی راہ ہے۔ جن پر تو نے انعام کیا۔

"تو نے انعام کیا" یعنی جن اولیاء اللہ کو مقاماتِ الٰہیہ و منازلِ ربانیہ میں ارتقاء و صعود کی تو نے توفیق دی۔ دوسری جگہ ان لوگوں کی نسبت صاف صاف تصریح کردی ہے۔ اور ارتقاء روحانی کے چار درجے بتلا دیئے ہیں ومن یطع اللہ والرسول فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصٰلحین وحسن اولٓئک رفیقا۔ اس آیت کریمہ میں صاف صاف بتا دیا ہے۔ کہ اس ارتقاء روحانی کے چار مدارج ہیں۔ جو اوپر سے شروع ہوتے ہیں۔

(۱) نبوت (۲) صداقت (۳) شہادت (۴) صالحیت۔ پس یہ ارتقاء عملِ صالح کے درجے سے شروع ہوتا ہے۔ اور مقام نبوت کے فیضان پر ختم ہو جاتا ہے۔ "اولیاء اللہ" جس قدر اپنے اعمالِ حسنہ اور تزکیہ نفس و اتقاء میں ترقی کرتے ہیں۔ اتنا ہی مقامِ نبوت کے انوار و تجلیات سے بہرہ اندوز ہوتے جاتے ہیں۔ (الفرق بین اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان صہ۵۹ و صہ۶۰)

اس بیان میں مولانا آزاد نے تسلیم کیا ہے۔ کہ عملِ صالح کو خدا اونچے درجوں تک لے جاتا ہے۔ یعنی صاحب عمل صالح بلند درجاتِ روحانی حاصل کرتا ہے انہی کے حصول کے لئے یہ دُعا سکھائی ہے کہ اے خدا ہم کو ان لوگوں کا رستہ دکھا جن پر تو نے انعام کیا۔ پھر آپ نے منعم علیہ گروہ نبی صدیق شہید اور صالح بتایا ہے گویا کہ آپ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ چار مدارج رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور انہی مدارج میں سے نبوت بھی ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ آپ کا عقیدہ تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت سے عمل صالح کی توفیق ملتی ہے۔ کہ اس کے نتیجہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی مقامِ نبوت تک بھی پہونچ سکتا ہے۔

(خاکسار محمد صدیق۔ صدیق۔ مولوی فاضل۔ جامعہ)

مسئلہ جہاد اور شیخ سر عبدالقادر

انگریزی معاصر "پیپل" کی ۲۳ جولائی کی اشاعت میں "نیشنلسٹ مسلم" کی طرف سے مسئلہ جہاد کے عنوان سے ایک شذرہ شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں دیا جاتا ہے

تھوڑا عرصہ ہوا۔ جب میں نے ان کالموں میں بعض جاہل ملاؤں اور ناکام سیاسیین کے جہاد کے متعلق اس مفہوم کو جو ان کے دلوں میں پرورش پا رہا ہے۔ اسلامی تعلیم کے منافی ثابت کیا۔ اور اپنے دعویٰ کی تائید میں اس مسئلہ کے متعلق اس واضح اور عالمانہ مضمون کو پیش کیا۔ جو میرے دوست ملک غلام فرید صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی نے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ تو اردو پریس کے ایک حصہ نے چلانا شروع کر دیا۔ کہ چونکہ اس کے متعلق آواز قادیان سے بلند ہوئی ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ غلط ہے۔ اور ساتھ ہی یہ استفسار بھی کیا۔ کہ کیا ناصرہ سے بھی کوئی اچھی بات نکل سکتی ہے۔ خیر اگر ایسا ہی ہے۔ تو آؤ پھر اس مسئلہ کو ناصرہ سے نہیں بلکہ بیت المقدس سے اخذ کریں۔ شیخ سر عبدالقادر کی شخصیت ایک مشہور و معروف شخصیت ہے۔ ان کی علمیت اور سنیوں کے معتقدات میں ان کی راسخ الاعتقادی حنفیوں کے نزدیک بھی مسلّم ہے۔ اس لئے ہم انہی کی بات کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ لنڈن میں مذاہب عالم کی کانگرس میں تقریر کرتے ہوئے سر عبدالقادر نے اسلام کی امن خواہی اور صلح پسندی کی تعلیم کو نہایت وضاحت سے بیان کیا۔ اور مسئلہ جہاد کی یوں تشریح کی:۔

"اس مسئلہ میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ امن پسند اور صلح جو رہیں اور کسی جارحانہ جنگ کا آغاز نہ کریں لیکن اگر ان کے خلاف جنگ کی جائے۔ اور ان کے سامنے مذہب اور گھر بار کی حفاظت کا سوال درپیش ہو۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ فتح کے متعلق خداتعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے مردانہ وار لڑیں اور امید رکھیں۔ کہ اگر وہ جنگ میں مارے گئے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں صلہ ملیگا۔ اس ضمن میں یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ جہاداً فی سبیلہ" کے قرآنی الفاظ نہ صرف اپنے اندر صرف جنگ کا مفہوم رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ ہر اس کوشش اور سعی پر حاوی ہیں۔ جو سچائی کے رستہ میں کی جائے۔ لفظی طور پر جہاد کے معنی کوشش اور جہد کے ہیں۔ اسی مضمون کے متعلق ایک اور جگہ مومنوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ خدا کی راہ میں اپنے اموال اور نفسوں کے ساتھ جہاد کریں۔ چنانچہ کسی نیک مقصد میں روپیہ صرف کرنے سے یہ حکم سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ اور اسی طرح بنی نوع انسان کی خدمت میں وقت اور محنت صرف کرنے سے بھی یہ مقصد حل ہو جاتا ہے۔ اور اسمیں اہل علم و فضل کی قلمی کوششیں اور انکی دماغی کاوشیں بھی شامل ہیں۔ حیرت ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے مسئلہ جہاد کو نشانہ اغراض بنایا ہے اس بات کو بالکل فراموش کر گئے۔ کہ اسلام اسی امر پر زور دیتا ہے۔ کہ وہ مغلوب دشمنوں سے نہایت نرمی کا سلوک کریں۔ چنانچہ دشمنوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیاضانہ سلوک کا نہایت اعلےٰ نمونہ اس واقعہ سے ملتا ہے۔ جبکہ دشمنوں کی طرف سے قتل کی سازش۔۔

مشرق کی سب سے زبردست حکومت جاپان کے اہم معاملات

بجٹ کے متعلق رسہ کشی

کوبے ۱۰- جولائی - حکومت کے مختلف شعبوں میں جو ہر سال بجٹ بننے کے موقعہ پر رسہ کشی سی ہوتی ہے - اس کی ابتداء ہو چکی ہے - کیونکہ ان دنوں قومی پالیسی کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے جو اجلاس کابینہ کے ہو رہے ہیں - وہ ایک طرح سے اسی رسہ کشی کی داغ بیل ہے - کابینہ کے یہ اجلاس ۳ جولائی سے شروع ہوئے - ان کانفرنسوں میں ۱۰- جولائی تک تو وزراء اپنی اپنی تجاویز پیش کریں گے اور بعدہٗ تمام تجاویز پر بحث و مباحثہ کے بعد فیصلے کئے جائیں گے - وزیر ذرائع آمد و رفت نے پہلے اجلاس میں اپنی تجاویز پیش کیں - جو بجلی کی ساخت کی صنعت پر سرکاری تصرف - فن پرواز کی ترقی اور جاپانی جہاز رانی کی ترقی پر مشتمل تھیں - اول الذکر کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے تفصیلات پیش کرنے سے گریز کیا - خصوصاً بجلی پیدا کرنے والی موجودہ کمپنیوں کے کسی معاوضہ کے بغیر اپنے ان حقوق سے دست بردار ہونے کے سلسلہ میں جو ان کو اس وقت حاصل ہیں اس طرز عمل کی وجہ یہ سمجھی گئی ہے - کہ وہ یہ پسند نہیں کرتے - کہ غیر ضروری طور پر ان کاروباری حلقوں میں خطرات اور خدشات پیدا ہونے دیئے جائیں - جو اس سوال میں دلچسپی رکھتے ہیں - تفصیلات پیش کرنے کی بجائے انہوں نے سارا زور اس امر پر دیا - کہ بوجہ اس کے کہ ملک کے دفاعی انتظامات بجلی کی بافراط اور سستی فراہمی پر منحصر ہیں - اور بوجہ اس کے کہ عامۃ الناس کا فائدہ بھی اسی بات پر تقاضا کرتا ہے - یہ ضروری ہے - کہ اسی صنعت کو حکومت اپنے تصرف میں لیلے - تا کہ بہت زیادہ وسیع پیمانہ پر کام ہونے کی وجہ سے سستا ہونے لگے ۔

مجوزہ کمپنی کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس کو اختیار نہیں ہوگا - کہ حکومت کی رضامندی حاصل کئے بغیر اپنے قوانین یعنی Constitution میں کوئی تبدیلی عمل میں لائے - کمپنی کے اعلےٰ عہدے داروں کے بارے میں اس کو اختیار ہوگا - کہ بغیر گورنمنٹ کی منظوری کے کسی کا تقرر کرے - یا کسی کو علیحدہ کرے ۔

فن پرواز کی ترقی کے بارے میں مجوزہ پالیسی کے تین پہلو ہیں -

(۱) جاپانی بین الاقوامی ہوائی راستوں کی توسیع - (۲) ہوائی جہازوں کی ساخت کی صنعت کو تقویت دینا - (۳) سول پرواز کی حوصلہ افزائی - ان تجاویز پر عمل پیرا ہونے کے لئے ۲۴،۶۳۰،۰۰۰ ین درکار ہیں ۔

لازمی تعلیم کی مدت میں اضافہ

شعبۂ تعلیم میں اصلاحات کا سوال جاپان میں مختلف امور کے سلسلہ میں اٹھایا جاتا رہا ہے - مثلاً فارم آف سٹیٹ اشویا جاپانی قوم کی بمقابلہ دوسری ترقی یافتہ اقوام کے علمی اور دماغی قابلیت وغیرہ وغیرہ - مگر ان تعلقات میں زیادہ تر تعلیم کی نوعیت زیر بحث ہوتی ہے - اب مسٹر ہراڈ وزیر تعلیم نے اس بات پر زور دیا ہے - کہ لازمی تعلیم کی مدت میں دو سال کا اضافہ کر دیا جائے - اس وقت چھ سال تک لازمی تعلیم ہے ۔

جاپان میں سنہ ۱۹۰۹ء سے پہلے لازمی تعلیم کی مدت چار سال تھی - جو اس وقت بڑھا کر چھ سال کر دی گئی - اس پر مزید اضافے کا مسئلہ دو تین مرتبہ پہلے اٹھایا جا چکا ہے - اول سنہ ۱۹۱۶ء میں جب کہ ایجوکیشنل کونسل نے جو ایک عارضی ادارہ تھا - یہ ریزولیوشن پاس کیا - کہ لازمی تعلیم کی مدت میں اضافہ فائدہ مند ہوگا - پھر سنہ ۱۹۲۴ء میں اس سوال پر غور ہوا - گویا عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے - کہ اصولی طور پر تو سب کا اتفاق ہے - کہ مزید دو سال کا اضافہ اچھی چیز ہے - صرف سوال روپیہ کا ہے ۔

مگر موجودہ وزیر تعلیم کی نظر میں اس سوال کو اس قدر اہمیت حاصل ہے - کہ وہ اس بات پر تلے ہوئے ہیں - کہ اس خیال کو پورے زور کے ساتھ پیش کریں اس غرض سے جو تجویز محکمہ تعلیم نے تیار کی ہے - اس پر ساٹھ ملین ین خرچ آئے گا - چالیس ملین پہلے دو سالوں میں ابتدائی اخراجات اور ضروری تیاری کے لئے - اور بیس ملین کے اخراجات سالانہ اندازہ کیا جاتا ہے - کہ اگر مدت تعلیم میں مجوزہ اضافہ منظور ہو گیا - تو طلباء کی تعداد میں ۶۵۰،۰۰۰ کی زیادتی ہو جائے گی - اگر مسٹر ہراڈ کی تجویز کو منظور کیا گیا - تو خیال کیا جاتا ہے - کہ وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں گے ۔

محکمہ تعلیم کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں ایک روک یہ بھی ہے - کہ اس کی وجہ سے غریب کنبوں کو یہ مشکل پیش آئے گی کہ ان کی آمدنی میں کمی واقعہ ہو جائیگی کیونکہ ایسے کنبوں کے نوجوان افراد اس وقت سکول سے نکلتے ہی کوئی نہ کوئی کام کرنے لگتے ہیں اور کنبے کا مالی بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے - نظر بریں محکمہ تعلیم ایسے کنبوں کی کسی قدر مالی مدد کرے گا - تا کہ ان کو زیر تعلیم بچوں کی کتب - اور لباس مہیا کرنے میں آسانی ہو ۔

درسی کتابوں کی قیمت میں کمی

جاپانی کتابیں عام طور پر سب ہی سستی ہوتی ہیں - مگر ابتدائی تعلیم کی درسی کتب بہت ہی کم قیمت کی ہوتی ہیں - اور اب ان کتب کی قیمت میں اور بھی کمی کر دی گئی ہے جس کے نتیجہ میں قوم کے اخراجات میں ۵،۰۰۰،۰۰۰ ین کی کمی ہو جائے گی یہ ایک ایسا امر ہے - جس سے پنجاب کا محکمہ تعلیم بہت کچھ سبق حاصل کر سکتا ہے ۔

مانچوکو کیلئے پانچ ملین جاپانی

ایک ۲۰ سالہ سکیم اس مقصد کے لئے تیار کی گئی کہ ۵ ملین جاپانی ان دیہاتی حلقوں سے جن میں آبادی بہت گنجان ہے - مانچوکو میں منتقل کئے جائیں - پہلے سال میں ۱۰،۰۰۰ کنبے جن کے ممبروں کی مجموعی تعداد ۵۰،۰۰۰ افراد ہوگی منتقل کئے جائیں گے - ساری سکیم پر خرچ کا اندازہ ۱،۵۰۰،۰۰۰،۰۰۰ سے ۲،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ین تک کیا گیا ہے اس سکیم پر عملدرآمد آسان کرنے کیلئے Branch on Develapement Co میں توسیع عمل میں لائی جائے گی ۔

التماس ضروری

میں نے اپنے پسندیدہ خلائق اور ہر دلعزیز افسانہ "سودیشی ریل" کو کافی رد و بدل کے بعد بصورت ایک مختصر کتاب کے نہایت عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ اچھے کاغذ پر چھپوایا ہے - اور میں اس امر کے اظہار میں نہایت خوشی محسوس کرتا ہوں - کہ فخر قوم آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ریلوے ممبر گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے نام نامی و اسم گرامی پر اس کو معنون کرنے کا موقعہ دیکر مجھے بجا طور پر فخر کرنے کا ایک نہایت زریں موقعہ عطا فرمایا ہے ۔

میں نے اس کتاب کی کچھ کاپیاں قادیان کے اڈیٹران اخبارات و رسالہ جات اور چند دیگر احباب کو بنا بر ریویو اور بطور تحفہ روانہ کی ہیں اور مجھے امید قوی ہے - کہ قادیان کے اخبارات و رسالہ جات اس پر بہت جلد ریویو فرما کے مجھے مشکور فرمائیں گے - اور جس پرچہ میں اس پر ریویو چھپیگا اس کی ایک کاپی خاکسار کو پتہ ذیل سے ضرور روانہ فرمائیں گے - ایڈیٹران اخبارات و رسالہ جات کے علاوہ اگر کوئی اور احمدی دوست یا بزرگ اس پر اپنی محبت آمیز رائے کا اظہار فرمائیں گے - تو اس کے لئے بھی میں از حد ممنون ہونگا - اور یہ رائے بھی پتہ ذیل پر روانہ کرنے سے مجھے مل جائے گی میں ایسے کل دوستوں کا جو اپنی رائے کا اظہار فرمائیں گے از حد ممنون ہونگا - اور اس کو اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن

آئندہ نظام حکومت کیلئے نمائندوں کا انتخاب

نشستوں کی تقسیم

موجودہ کونسل میں منتخب ارکان کی تعداد ۷۳ اور نامزد ارکان کی ۲۱ ہے۔ آئندہ اسمبلی میں جملہ ارکان منتخب شدہ ہونگے اور ان کی تعداد ۱۷۵ ہوگی۔ جو حسب ذیل طریق پر منقسم کی گئی ہے۔

عام نشستیں ۴۲۔ عام جو اچھوت اقوام کے لئے مخصوص ہونگی ۸۔ سکھوں کے لئے ۳۱۔ مسلمانوں کے لئے ۸۴۔ اینگلو انڈین کے لئے ایک۔ یورپین کے لئے ایک۔ ہندوستانی عیسائیوں کے لئے دو۔ تاجروں اور صناعوں کے لئے ایک زمینداروں کے لئے ۵ (جن میں سے ایک نشست تمنداروں کے لئے مخصوص کی گئی ہے) یونیورسٹی کے لئے ایک۔ مزدوروں کے لئے ۳۔ عام نشست عورتوں کے لئے ایک۔ سکھ عورتوں کے لئے ایک۔ مسلمان عورتوں کیلئے دو۔

امیدواروں کے اوصاف

پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی کی رکنیت کے لئے کوئی شخص امیدوار نہیں ہو سکے گا۔

(۱) جو برطانی رعایا یا کسی ہندوستانی ریاست کا والی یا رعایا نہ ہو۔
(۲) جس کی عمر ۲۵ سال سے کم ہو۔
(۳) جو مقررہ صفات کے مطابق انتخاب کے موقع پر ووٹ دینے کا حقدار نہ ہو
(۴) جو گورنمنٹ کے ماتحت کوئی تنخواہ دار عہدہ رکھتا ہو۔ (وزراء حکومت اس سے مستثنٰے ہیں)
(۵) جس کو کسی عدالت مجاز نے دیوانہ قرار دیا ہو۔
(۶) جو دیوالیہ ہو۔
(۷) جو کسی فوجداری جرم میں عبور دریائے شور یا قید کی سزا بھگت رہا ہو۔
(۸) جو الیکشن کے متعلق کسی جرم یا خلاف قانون حرکت کا مجرم گردانا گیا ہو۔
(۹) جس کو کسی عدالت مجاز نے عبور دریائے شور یا کم از کم ۲ سال کی سزائے قید دی ہو۔ اور اس کی رہائی کے بعد ۵ سال کا عرصہ نہ گزر چکا ہو۔
(۱۰) جو خود لیجسلیٹو اسمبلی کا امیدوار یا کسی امیدوار اسمبلی کا ایجنٹ ہونے کی صورت میں مصارف انتخاب کا حساب مقررہ قواعد کے مطابق معینہ میعاد کے اندر پیش کرنے سے قاصر رہا ہو۔ اور حساب پیش کرنے کی مقررہ تاریخ سے ۵ سال کا عرصہ اس کو نہ گذر چکا ہو۔ (رکنیت کے لئے امیدواری سے محرومی فرد حساب پیش کرنے کی معینہ تاریخ سے ایک ماہ بعد عمل میں آسکتی ہے)

ان شرائط کے ماتحت ہر رکن رکنیت کی میعاد ختم ہونے پر دوبارہ امیدوار کھڑا ہو سکتا ہے

فیڈرل مجالس وضع قوانین

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی رُو سے مرکز میں وضع قوانین کے لئے دو مجلسیں ہونگی۔ ایک کونسل آف سٹیٹ اور دوسری ہوس آف اسمبلی یا فیڈرل اسمبلی۔

کونسل آف سٹیٹ میں برطانی ہند کے ۱۵۶۔ اور ریاستہائے ہند کے زیادہ سے زیادہ ۱۰۴ نمائندے ہونگے۔ برطانی ہند کی ۱۵۶ نشستوں میں سے ۱۵۰ نشستیں گورنری صوبوں چیف کمشنری صوبوں اور اینگلو انڈین۔ یورپین اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے مخصوص ہوں گی۔ باقیماندہ ۶ نشستوں کو گورنر جنرل اپنے حسب منشاء پُر کرے گا۔

فیڈرل اسمبلی میں برطانی ہند کے ۲۵۰ اور ہندوستانی ریاستوں کے زیادہ سے زیادہ ۱۲۵ نمائندے ہونگے۔ اور ۴ نشستیں صنعت وحرفت کے نمائندوں اور ایک مزدوروں کے نمائندہ کے لئے مخصوص ہوگی

کونسل آف سٹیٹ ایک مستقل جماعت ہوگی۔ لیکن اس کے ایک تہائی رکن ہر تیسرے سال علیحدہ ہو جایا کریں گے۔

مرکزی مجالس میں پنجاب کے نمائندے

کونسل آف سٹیٹ میں پنجاب کے کل ۶ نمائندے ہونگے ۳ عام۔ ۱ سکھ ۱ مسلمان اور ایک طبقہ نسواں سے۔ فیڈرل اسمبلی میں پنجاب کے ارکان کی تعداد ۳۰ ہوگی۔ عام ۶ (ان میں سے ایک اقوام مندرجہ جدول کا رکن ہوگا) سکھ ۶۔ مسلمان ۱۴۔ یورپین ایک۔ ہندوستانی عیسائی ایک۔ زمیندار ایک۔ عورت ایک۔

نمائندوں کے اوصاف

مرکزی مجالس وضع قوانین کے لئے صرف وہی شخص امیدوار ہو سکتا ہے:۔

(۱) جو برطانی رعایا یا کسی ہندوستانی ریاست کا والی ہو یا رعایا ہو۔
(۲) جس کی عمر کونسل آف سٹیٹ کا امیدوار ہونے کی صورت میں کم از کم ۳۰ سال اور فیڈرل اسمبلی کا امیدوار ہونے کی صورت میں کم از کم ۲۵ سال ہو۔
(۳) جو صوبہ کے کسی علاقہ وار حلقہ انتخاب میں کونسل آف سٹیٹ کی رکنیت کے امیدوار کو ووٹ دینے کا حق رکھتا ہو۔
(۴) اینگلو انڈین۔ یورپین یا ہندوستانی عیسائیوں کی نشست کیلئے ان صفات کا مالک ہو۔ جو مقرر کی جائیں۔
(۵) فیڈرل اسمبلی کی عام نشست اور سکھ مسلم۔ اینگلو انڈین۔ ہندوستانی عیسائی یا عورتوں کی نشست کے لئے اسمبلی کا رکن وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جو صوبائی اسمبلی میں اپنی جماعت کی نشست کا حقدار ہو۔ اور کسی دوسری نشست کے بارہ میں ضروری شرائط پوری کرتا ہو۔

نمائندوں کا طریق انتخاب

کونسل آف سٹیٹ کے لئے برطانی ہند کے نمائندوں کا انتخاب مختلف قوموں کی طرف سے عمل میں آئیگا۔ ہندو سکھ اور مسلمان جماعتیں اپنے نمائندے علاقہ وار حلقہ ہائے انتخاب میں ووٹ دیکر چنیں گی۔ کونسل مذکور میں پنجاب سے اقوام مندرجہ جدول۔ اینگلو انڈین۔ یورپین اور ہندوستانی عیسائیوں کا کوئی نمائندہ بذریعہ انتخاب نہیں لیا جائیگا عورتوں کی نشست کے لئے کسی عورت کا انتخاب پنجاب کونسل کے ارکان (خواہ وہ مرد ہو یا عورتیں) کریں گے۔

فیڈرل اسمبلی کے لئے مختلف اقوام کے نمائندوں کا انتخاب صوبائی اسمبلی کے انہی اقوام کے ارکان کی طرف سے عمل میں آئے گا۔ یعنی اینگلو انڈین۔ یورپین یا ہندوستانی عیسائیوں کے نمائندوں کو پنجاب اسمبلی کے اینگلو انڈین۔ یورپین اور ہندوستانی عیسائی ارکان منتخب کریں گے۔ عورتوں کی نمائندہ کا انتخاب اسمبلی کی عورت ممبروں کی طرف سے ہوگا۔ اور اس سلسلہ میں انتظام کیا جائیگا کہ فیڈرل اسمبلی میں مختلف صوبوں کی ۹ نمائندہ عورتوں میں سے کم از کم دو مسلمان اور ایک ہندوستانی عیسائی ہو۔ فیڈرل اسمبلی کے زمیندار رُکن کا انتخاب اس کے علاقہ وار حلقہ انتخاب کے زمینداروں کی طرف سے ہوگا۔

رائے دہندگی کا معیار

مروجہ آئین کے مطابق معیار رائے دہندگی بہت بلند ہے۔ اس لئے برطانی ہند میں بہت کم اشخاص یعنی صرف ۷۰ لاکھ مرد اور ۳ لاکھ ۱۵ ہزار عورتیں ووٹ کی مستحق ہیں۔ جدید آئین میں یہ معیار کم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے رائے دہندگان کی تعداد میں زبردست اضافہ ہو جائیگا یعنی آئندہ ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ مرد اور ۶۰ لاکھ سے زائد عورتیں ووٹ کی حقدار ہوں گی۔ پہلے صرف ۳ فیصدی اشخاص کو ووٹ کا حق حاصل تھا۔ اب ۱۴ فیصدی افراد ووٹ دے سکیں گے۔

رائے دہندگی کی شرائط ومعیار

ہر ایک حلقہ انتخاب میں رائے دینے کے قابل اشخاص کی فہرست رکھی جائیگی۔ اور ہر وہ شخص جس کا نام مقررہ صفات کی بنا پر فہرست مذکور میں درج ہوگا۔ انتخاب کے موقعہ پر ووٹ دینے کا مستحق ہوگا۔ فہرست مذکور میں کسی ایسے شخص کا نام درج نہیں کیا جائیگا۔ (۱) جو برطانی رعایا یا کسی ہندوستانی ریاست کا والی یا رعایا نہیں ہے۔ یا (۲) جس کو کسی عدالت مجاز نے دیوانہ قرار دیا ہو۔ یا (۳) جس کی عمر ۲۱ سال سے کم ہو۔ یہ شرائط ہندوستان بھر کیلئے یکساں ہیں لیکن دیگر شرائط ہر صوبہ میں کسی قدر مختلف ہیں۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے متذکرہ صدر شرائط کے ماتحت صرف وہی شخص ووٹ کا حقدار ہوگا۔ جو مندرجہ ذیل صفات میں سے کم از کم ایک صفت رکھتا ہو۔

(۱) پانچ روپے یا زائد مالیہ ادا کرتا ہو۔

(۲) پانچ روپے سالانہ مالیہ کی زمین پر حق موروثیت رکھتا ہو۔

(۳) ایسا معافیدار یا جاگیردار ہو۔ جس کی معافی یا جاگیر ۱۰ روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔

(۴) ۶ ایکڑ آبپاش یا ۱۲ ایکڑ غیر آبپاش اراضی رکھتا ہو۔

(۵) جائداد غیر منقولہ مالیتی دو ہزار روپے سالانہ رکھتا ہو۔ یا اس کا کم از کم ۶۰ روپے سالانہ کرایہ ادا کرتا ہو۔

(۶) کسی ایسی جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض ہو جس کا سالانہ کرایہ ۶۰ روپے سے کم نہ ہو۔

(۷) کم از کم ۵۰ روپے میونسپل کمیٹی یا چھاؤنی کا ٹیکس ادا کرتا ہو۔

(۸) انکم ٹیکس ادا کرتا ہو۔

(۹) کم سے کم ۲ روپے حیثیت ٹیکس یا ٹیکس پیشہ وران یا ٹیکس ڈسٹرکٹ بورڈ ادا کرتا ہو۔

(۱۰) ذیلدار۔ انعامدار۔ سفید پوش یا نمبردار ہو

(۱۱) باقاعدہ افواج کا ریٹائرڈ پنشن خوار ڈسچارج شدہ افسر نان کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو

(۱۲) انگریزی فورس (ہند) یا انڈین ٹیریٹوریل فورس کا ریٹائرڈ پنشن خوار ڈسچارج شدہ افسر یا نان کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو۔ بشرطیکہ مدت ملازمت ۴ سال سے کم نہ ہو۔

(۱۳) کسی برٹش انڈین پولیس فورس کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ افسر یا کنسٹیبل یا ہیڈ کنسٹیبل ہو۔

(۱۴) پرائمری یا اس کے برابر یا اس سے زیادہ تعلیمی امتحان پاس کیا ہو۔

طبقہ نسواں میں سے صرف وہ عورتیں ووٹ دے سکیں گی۔ جن کو متذکرہ صدر یا مندرجہ ذیل صفات میں سے کوئی صفت حاصل ہو۔

(۱) خواندہ ہو۔

(۲) کسی ایسے شخص کی بیوی ہو جو مفصلہ ذیل صفات میں سے کوئی صفت رکھتا ہو۔

(ا) غیر منقولہ جائداد مالیتی چار ہزار روپے یا زائد کا مالک ہو۔ یا کم از کم ۹۶ روپے سالانہ کرایہ ادا کرتا ہو۔ یا

(ب) ایسی جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض ہو۔ جس کا سالانہ کرایہ کم از کم ۹۶ روپے ہو یا

(ج) کم از کم ۵۰ روپے براہ راست میونسپل کمیٹی یا چھاؤنی کا ٹیکس ادا کرتا ہو۔ یا

(د) انکم ٹیکس دیتا ہو یا

(ہ) ایسی زمین کا مالک ہو۔ جس کا سالانہ معاملہ کم از کم ۲۵ روپے ہو یا

(و) ایسا معافیدار یا جاگیردار ہو۔ جس کی معافی یا جاگیر ۵۰ روپے سالانہ ہو یا

(ز) کم از کم تین سال کے لئے ایسی سرکاری زمین کا مزارعہ یا پٹہ دار ہو جس کا لگان کم از کم ۲۵ روپے سالانہ ہو یا

(ح) کسی زمین پر جس کا سالانہ معاملہ کم از کم ۲۵ روپے ہو۔ حق موروثیت رکھتا ہو۔

(۳) کسی ایسے شخص کی بیوی ہو جو باقاعدہ افواج کا ریٹائرڈ۔ پنشن خوار، ڈسچارج شدہ افسر، نان کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو یا

(۴) کسی ایسے شخص کی پنشن خوار بیوہ یا پنشن خوار ماں ہو۔ جو باقاعدہ افواج کا افسر نان کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو۔

زمینداروں کے مخصوص حلقہ ہائے نیابت میں ہر وہ شخص ووٹ کا مستحق ہوگا۔ جو پنجاب میں بود و باند رکھتا ہو۔ اور

(۱) ایسی زمین کا مالک ہو۔ جس کا سالانہ معاملہ ۵۰۰ روپے سے کم نہیں یا

(۲) ایسا معافیدار یا جاگیردار ہو۔ جس کی معافی یا جاگیر ۵۰۰ روپے سالانہ سے کم نہیں

بعض اقوام کے لئے جن کو اچھوت کہا جاتا ہے۔ اور جو آئندہ اقوام مندرجہ جدول کہلائیں گی۔ معیار رائے دہندگی الگ مقرر کیا گیا ہے۔ یہ اقوام حسب ذیل ہیں:۔ آد دھرمی۔ باوریا۔ چمار۔ چوہڑہ داگی کولی۔ ڈومنا اوڈ۔ سانسی۔ سرہڑا۔ مریجہ (مریچھ) بنگالی۔ برڑ بازیگر۔ بھنجرا۔ چنال۔ دھنک۔ گگڑا۔ گنڈھیلا۔ کھٹیک کوری۔ نٹ۔ پاسی۔ پیرنا۔ سپیلہ۔ سرکی بند سکھ رامداسیہ۔ ان اقوام کا کوئی فرد جو نہ مسلم ہے۔ نہ سکھ نہ عیسائی اور اس کو کوئی اور صفت حاصل نہیں۔ وہ صرف اسی صورت میں ووٹ دے سکیگا۔ کہ

(۱) خواندہ ہو یا (۲) ایسی جائداد غیر منقولہ یا مکان کے ملبہ کا مالک ہو جس کی مالیت ۵۰ روپے سے کم نہ ہو یا (۳) یا ایسی جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض ہو۔ جس کا سالانہ کرایہ ۲۶ روپے سے کم نہ ہو۔

قبرستان کے مقدمہ میں استغاثہ کے گواہوں کے بیانات

بٹالہ یکم اگست۔ ۱۹ احمدیوں پر دائر کردہ مقدمہ کی سماعت آج پھر ہوئی۔ ملزمین کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر گورداسپور۔ جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر بٹالہ اور جناب دیوان رتن سنگھ صاحب بٹالہ موجود تھے۔ استغاثہ کے دو گواہ محمد خان ہیڈ کنسٹیبل اور ملک عطا محمد صاحب مجسٹریٹ گورداسپور کی شہادت ہوئی۔ مزید سماعت ۴ اگست پر رکھی گئی۔ جب عظمت علی اور نواب دین گواہان استغاثہ کی شہادتیں ہوں گی۔

بیان محمد خان ہیڈ کنسٹیبل چوکی قادیان

۱۰ جون کو میں قبرستان کی طرف چوکی سے قریباً ساڑھے ۶ بجے روانہ ہوا۔ اور پونے سات بجے وہاں پہنچا۔ میرے ساتھ سات آٹھ سپاہی تھے۔ میں نے وہاں تین چار احراری۔ عبدالحق۔ محمد اسحٰق۔ محمد دین اور عبداللہ دیکھے۔ اور دوسری طرف قریباً تین ہزار احمدی تھے۔ احراری یعنے عبدالحق اور اس کے ساتھی احمدیوں سے ہاتھ جوڑ کر درخواست کر رہے تھے کہ یہاں دفنا نہ کرو۔ کیونکہ تمہارے پاس اور قبرستان بھی ہیں۔ احمدیوں میں اڑھائی تین سو والنٹیر تھے۔ ملزم عبدالرحمٰن جٹ نے کہا۔ کہ ان حرامزادوں کو پکڑ لو اور مارو۔ اس پر ایک آدمی نے جو بھاری بھر کم اور لمبا سا تھا اس نے عبدالحق پر کسی ماری (اس پر گواہ نے ولی محمد ملزم کو شناخت کیا) عبدالحق پیچھے ہٹ گیا۔ اور اسے تھوڑی سی کسی بازو پر لگی۔ اس پر ۱۸، ۱۹ احمدیوں نے لاٹھیوں سے حملہ کر دیا ان میں عبدالرحمٰن جٹ ظہور احمد عبدالرحمٰن نمبردار اور ابراہیم کے نام میں پہلے جانتا تھا۔ باقیوں میں سے میں محمد حیات محمد تقی فخرالدین عبداللطیف۔ عبدالعظیم چودھری حاکم علی ولی محمد۔ اور عبدالعزیز کو پہچانتا ہوں۔ عبدالحق ضربات کھا کر گر گیا۔ اور میں نے اس کی حفاظت کے لئے اپنی ڈانگ اس پر رکھ دی۔ محمد دین اور محمد اسحاق کو بھی ضربات لگیں۔ اور وہ بھاگ کر ان سپاہیوں کے پاس جو مجھ سے تین چار قدم کے فاصلہ پر کھڑے تھے پہونچ گئے۔ پھر احمدیوں نے مارنا بند کر دیا۔ اور میت دفنانے لگے۔ اس کے پانچ منٹ بعد لالہ وزیر چند آ گئے۔

تین شناخت پریڈیں ہوئی تھیں اور ان میں میں نے ان لوگوں کو شناخت کیا تھا

بجواب جرح جناب مرزا عبدالحق صاحب:۔

میں نے حملہ آوروں کی تعداد کا وقوعہ کے وقت ہی اندازہ کر لیا تھا۔ وہ ۱۹ ہی تھے۔ بیس یا پچیس نہیں تھے۔ میں نے پولیس کے سامنے بیان دیا تھا کہ حملہ آور بیس پچیس تھے میرا موجودہ بیان صحیح ہے۔ میں تین ساڑھے تین ماہ سے قادیان میں ہوں۔ اس سے قبل میں قریباً ایک سال ہوا دو ماہ رہ گیا تھا۔ میں نے مولوی عبدالرحمٰن جٹ کو چوکی میں اور بازار میں بھی کئی بار دیکھا تھا۔ اور اس لئے ان کو جانتا ہوں یہ میں نہیں جانتا کہ وہ احمدیہ جماعت میں کیا کام کرتا ہے۔ اسی دن شام کو میں مفتی فضل الرحمٰن کے مکان پر نہیں بیٹھا تھا۔ میں ان کا مکان بھی نہیں جانتا ان کو جانتا ہوں۔ کیونکہ اکثر چوکی میں آتے ہیں میں نے احمدیوں کو چوکی کے پاس سڑک پر مٹی ڈالتے کبھی نہیں دیکھا۔ میں نہیں جانتا کہ فخرالدین کی دکان چوک میں ہے یا نہیں میں مرزا گل محمد کو جانتا ہوں۔ مگر کبھی اس کے مکان پر نہیں گیا۔ میں مسٹر فضل الدین کے مکان پر ایک چوری کے سلسلہ میں لالہ وزیر چند کے ساتھ گیا تھا مجھے یاد نہیں کہ ملزم عبدالرحمٰن جٹ ساتھ تھا یا نہیں۔ فرد برآمدگی وہاں تیار ہوئی تھی۔ نہ ہی میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ ملزم فخرالدین وہاں تھا یا نہیں۔ وقوعہ کے روز میں مرزا گل محمد کے مکان پر نہیں گیا تھا اس روز میں

مبارک والی گلی سے نہیں گذرا تھا۔ اور نہ ہی میں نے ملتانی صاحب کو سلام کہا تھا میں نہیں جانتا۔ کہ ولی محمد ملزم کبھی پولیس میں رہا ہے۔ بڑی مسجد میں احمدیوں کے جلسے ہوتے ہیں۔ میں کبھی کسی جلسہ میں شامل نہیں ہوا۔ میں نے وہاں کوئی جلسہ کبھی ہوتے نہیں دیکھا۔ میں مسجد اقصیٰ کے پاس سے کئی بار گذرا ہوں۔ مگر کبھی کوئی تقریر نہیں سنی۔ چوہدری عبدالرحمٰن اکثر چوکی میں آتا ہے۔ وہ نمبر دار ہے مجھے یاد نہیں کہ میں نے ملزم محمد تقی کو وقوعہ کے روز سے قبل دیکھا ہو۔ عبداللطیف کو بھی پہلی مرتبہ اسی روز دیکھا تھا۔ پندرہ تاریخ کو احمدی ایک بچے کو وہاں دفن کر کے آئے تھے۔ میں بھی اس کے بعد قبرستان گیا تھا۔ اور میں نے کسی احمدی کو قبرستان میں نہیں دیکھا تھا۔ اگرچہ میں نے بعض لوگوں کو ادھر ادھر جاتے دیکھا تھا۔ میں اس لئے گیا تھا۔ کہ احمدی دفن کرنے گئے ہیں۔ کوئی جھگڑا وغیرہ نہ ہو جائے۔ میرے افسر انچارج نے حکم دیا تھا۔ مجھے افسر انچارج نے کہا تھا۔ کہ احمدی اور احرار کا جھگڑا نہ ہونے پائے۔ یہ حکم اقبال سنگھ ہیڈ کانسٹیبل نے دیا تھا۔ اس دن وہی افسر انچارج تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ اس دن کون کون کنسٹیبل میرے ساتھ گئے تھے۔ بعض گئے ضرور تھے۔ ان میں سے میں ایک کا بھی نام نہیں بتا سکتا۔ میں اندازہ بھی نہیں کر سکتا کہ وہ دو تھے یا دس تھے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ۱۶ جون کو میرے ساتھ جانے والوں میں کوئی ۱۵ جون کو گیا تھا۔ یا نہیں میں نے اس دن کسی احراری کو بھی وہاں نہیں دیکھا۔ ہم چند منٹ وہاں ٹھہر کر واپس آ گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ کتنے بجے گئے تھے میں نے چوکی میں واپس آ کر ایک رپورٹ کی تھی۔ ۱۵ جون کو میں نے حسن اور امام دین کشمیری کو قبر اکھاڑنے سے نہیں روکا تھا نہ ہی میں نے ان کو قبرستان میں اس دن دیکھا تھا۔ میں نیشنل لیگ کو نہیں جانتا۔ میں کبھی کسی پبلک میٹنگ میں نہیں گیا۔ جس میں ظہور احمد نے تقریر کی ہو۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس قادیان میں ۱۶ جون کو دوپہر کے وقت آئے تھے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ میں اور لالہ وزیر چند ظہور احمد کے دفتر میں گئے ہوں۔ نہ ہی مجھے یاد ہے کہ میری موجودگی میں لالہ وزیر چند نے کسی سے کہا ہو۔ کہ S.P. بھی کے پیش ہوں۔ اس روز میں لالہ وزیر چند کے ساتھ کئی مکانات پر گیا تھا۔ مگر میں نے لالہ وزیر چند کو کسی سے باتیں کرتے نہیں سنا۔

میں نے مولوی عبدالرحمٰن اور ظہور احمد کو ۱۶ جون کو چوکی میں نہیں دیکھا۔ میں نے جو ملزم یہاں شناخت کئے ہیں۔ سب کے سب مجسٹریٹ صاحب کی موجودگی میں شناخت پریڈ میں شناخت کئے تھے۔ ۱۶ جون کو میں حملہ سے دو تین منٹ پہلے وہاں پہنچ گیا تھا۔ مارکٹائی ایک منٹ سے کم عرصہ ہوتی رہی۔ پھر کہا کہ چار پانچ سیکنڈ ہوتی رہی۔ یہ انیس حملہ آور وہیں رہے تھے۔ باقی احمدیوں نے گھیرے بنا دئے تھے۔ حملہ آوروں نے بھاگ جانے یا اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش نہیں کی۔

حملہ کے بعد یہ لوگ قبر کے چاروں طرف کھڑے تھے۔ پولیس والے ان سے تین چار قدم کے فاصلہ پر ایک طرف کھڑے تھے۔ یہ بے ترتیبی سے کھڑے تھے۔ اور ان کے اردگرد اور لوگوں نے حلقہ بنایا ہوا تھا۔ پہلا حلقہ دو چار قدم کے فاصلہ پر تھا۔ ان کے باہر دو تین گھیرے اور تھے۔ ان حلقوں کے درمیان جو فاصلہ تھا وہ میں نہیں بتا سکتا۔ پہلے گھیرے میں بعض لوگ یونیفارم میں تھے۔ پولیس والے بھی پہلے گھیرے کے اندر تھے پہلے گھیرے والوں نے ایک دوسرے کی لاٹھیاں پکڑی ہوئی تھیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کتنے تھے۔ اندازہ بھی نہیں کر سکتا یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ دس تھے یا دو سو۔ جو ملزم میں نے پہچانے ہیں۔ ان میں سے صرف عبدالرحمٰن جٹ نے ہی وردی پہنی ہوئی تھی۔ تلوار نہیں تھی۔ خاکی پگڑی۔ خاکی نکر۔ خاکی قمیص تھی۔ یاد نہیں جرابیں تھیں یا نہیں۔ میں نے کسی کو اس وقت دسل کرتے نہیں سنا۔ حملہ کے وقت کوئی شور نہیں تھا۔ حملہ سے پہلے کورین شمال اور مغرب کی طرف فارمیشن میں کھڑی تھیں۔ ان میں سفید کپڑوں والے لوگ بھی تھے۔ میں ان کی نسبت نہیں بتا سکتا۔ باقی احمدی سب طرف بے ترتیب کھڑے تھے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ قبر کے کس طرف عبدالحق کھڑا تھا۔ وہ تین چار قدم کے فاصلہ پر تھا۔ اور اس طرف کھڑا تھا جس طرف میت کے پاؤں ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پاس ہی کھڑے تھے۔

بجواب جرح از جناب شیخ بشیر احمد صاحب کہا۔ میں نے کبھی نماز جمعہ ادا نہیں کی۔ دنیا کے سب مذاہب اچھے ہیں۔ کوئی خراب نہیں۔ میں حنفی مسلمان ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ عبدالحق وغیرہ حنفی ہیں۔ میں نے کبھی کسی احراری مولوی کی تقریر نہیں سنی۔ ۱۶ جون کو مجھے افسر انچارج کا حکم ملا تھا۔ کہ چوکی میں آؤ۔ جہاں سے ہمیں قبرستان بھیجا گیا تھا۔ قدموں کے میلہ کی وجہ سے وردیاں ہم نے پہلے ہی پہن رکھی تھیں۔ حکم سنتے ہی میں چوکی کے لئے روانہ ہو گیا۔ کیمپ سے لے کر چوکی تک میں نے کوئی احمدی جاتے نہیں دیکھے۔ یہ فاصلہ دو تین سو قدم کا ہے چوکی سے قریباً دس منٹ کے بعد ہم قبرستان روانہ ہو گئے۔ جب میں چوکی میں تھا۔ میں نے کسی احمدی کو جاتے نہیں دیکھا۔ میری موجودگی میں کوئی یہ اطلاع دینے وہاں نہیں آیا۔ کہ فساد ہو گیا ہے۔ لیکن ایک سپاہی جس کی وہاں نوکری تھی۔ مجھ سے پہلے چوکی پہنچ چکا تھا اس سپاہی نے میرے سامنے انچارج صاحب سے کچھ نہیں کہا۔ قبرستان کو جاتے ہوئے میں نے بہت سے احمدی قبرستان کی طرف جاتے دیکھے۔ کچھ مجھ سے آگے تھے کچھ پیچھے میں نے کسی کو نعرے لگاتے نہیں سنا۔ ایک یا دو ہزار مجھ سے آگے آگے جا رہے تھے۔ جو ہمارے پیچھے تھے۔ وہ آگے نہیں پہنچے۔ میں نے کسی احراری کو رستہ میں نہیں دیکھا میں اور میرے ساتھی قبرستان پہنچ کر دو تین گز کے فاصلہ پر قبر سے مشرق کی طرف کھڑے ہو گئے۔ ہم ایک دوسرے سے آگے پیچھے بے قاعدگی سے کھڑے تھے۔ احراری احمدیوں سے علیحدہ کھڑے تھے۔ احمدیوں کا قریب ترین مجمع احرار سے دو تین قدم کے فاصلے پر تھا۔ ہم ان سے دو تین قدم پر تھے احراری کہہ رہے تھے۔ کہ اس جگہ کو ہمارے لئے چھوڑ دو۔ تمہارے دو قبرستان اور ہیں مجھے یہ یاد نہیں کہ احراریوں نے احمدیوں کو دفن کرنے سے منع کیا ہو۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے احمدیوں سے نہیں کہا تھا۔ کہ اپنے مردے دفن نہ کرو۔ میں نے قبرستان میں جا کر احرار کے لئے کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا۔ احمدیوں نے صرف ایک ہی گالی دی تھی۔ یعنی وہی جو عبدالرحمٰن جٹ نے دی تھی۔ اور جس کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے۔ ولی محمد اور اس کے دو ساتھی قبر کھود رہے تھے۔ جب احراری منتیں کر رہے تھے۔ حملہ سے پہلے ایک فٹ گہری قبر کھودی جا چکی تھی۔ عبدالحق اور ولی محمد کے درمیان اور کوئی آدمی نہیں تھا میں نے احراریوں سے یہ نہیں کہا کہ یہاں کیوں آئے ہو۔ اور میں نے کسی کو نہیں کہا۔ کہ جا کر فساد نہ کرو۔ اور نہ کسی سپاہی کو ایسے کہتے سنا۔ حملہ کے وقت میں نے کسی کو لاٹھی نہیں ماری اور نہ کسی سپاہی کو حکم دیا۔ کہ مارو۔ نہ کسی سپاہی نے کسی حملہ آور کو مارا۔ میرے ساتھیوں نے عبدالحق کے ساتھیوں کی حفاظت کی۔ اور میں نے عبدالحق کی۔ جب حملہ ہوا۔ میں نے احمدیوں کو للکارا تھا۔ کہ فساد نہ کرو۔ حملہ کے وقت عبدالحق اپنی جگہ ہی کھڑا رہا۔ اور حملہ آوروں نے دوڑ کر اس پر حملہ کر دیا۔ میں نے حملہ سے پہلے لاش نہیں دیکھی۔ میں نے احمدیوں کو دھکے نہیں مارے۔ ظہور احمد ملزم نے نہیں کہا تھا۔ کہ اگر قبر روکنی ہے۔ تو تحریری آرڈر دو۔ ہمارے پاس ہتھکڑیاں بھی تھیں۔ تین ہزار سب کے سب لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ میں نے کسی کو بغیر لاٹھی کے نہیں دیکھا۔ میں نے کسی کو نماز جنازہ پڑھتے نہیں دیکھا۔ میں اس لئے سمجھتا ہوں کہ احمدی تین ہزار تھے کیونکہ وہ ایک ہی طرف کے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ سب کے سب احمدی تھے۔ کیونکہ اگر ان میں بھی احراری ہوتے۔ تو ان کو مارا جاتا۔ دفن کرنے کے بعد مجھے یاد نہیں کہ احمدیوں نے دعا کی ہو۔ احمدیوں کے جانے کے بعد ہم نو دس بجے تک قبرستان میں رہے۔ پانچ سات اور احراری بھی وہاں احمدیوں کے جانے کے بعد آ گئے۔ ان میں سے میں مہر دین آتشباز اور عبداللہ دوکاندار کو جانتا ہوں۔ مضروبوں کے بیانات لالہ وزیر چند نے لکھے تھے۔ اور پولیس والوں کے رجسٹر

عمر دراز نے۔ وہیں قبرستان میں لکھ گئے تھے۔ عبدالحق نے وہیں بیٹھ کر بیانات لکھوائے تھے۔ مضروب کو چارپائی پر ڈال کر نو دس بجے لے گئے تھے ایک دو سپاہی اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر اس کے ساتھ گئے تھے۔ ان کے نام نہیں جانتا۔

بیان ملک عطا محمد صاحب مجسٹریٹ گورداسپور

۱۷ رجون کو میں نے قادیان میں شناخت پریڈ کرائی تھی۔ ۱۱، ۱۷ آدمیوں میں ملا کر ۱۴ ملزمین کی پریڈ کرائی گئی تھی۔ محمد خان ہیڈ کنسٹیبل پہلا گواہ تھا۔ اس نے محمد حیات۔ حاکم علی۔ عبدالعزیز۔ عبدالرحمن کشمیری گیانی محمد الدین۔ عبدالرحمن جٹ محمد تقی۔ ولی محمد اور فخر الدین ملزم شناخت کئے تھے۔

نواب الدین کنسٹیبل دوسرا گواہ تھا۔ اس نے محمد تقی۔ عبدالرحمن کشمیری۔ حاکم علی ولی محمد۔ محمد بوٹا فخر الدین۔ عبدالرحمن جٹ گیانی محمد الدین۔ غلام محمد۔ اور خیر دین کو شناخت کیا۔

محمد خورشید کنسٹیبل تیسرا گواہ تھا۔ اس نے عبدالرحمن کشمیری۔ ولی محمد۔ عبدالرحمن جٹ محمد تقی کو شناخت کیا۔

تلسا سنگھ کنسٹیبل گواہ نے محمد تقی۔ ولی محمد عبدالرحمن جٹ۔ عبدالرحمن کشمیری کو شناخت کیا ان گواہوں کو باری باری بلایا گیا۔ وہ ایک مکان میں کھڑے تھے۔ جو ایک فاصلہ پر تھا۔ ملزمین کو بھیس بدلنے کی اجازت دیدی گئی تھی۔

اگلے روز یعنی ۱۸/۶ پھر پریڈ ہوئی ناظر امور عامہ نے کچھ آدمی بلائے تھے۔ قریباً اتنے ہی ہونگے بشک یاد نہیں۔ ان میں یہ ۱۴ ملزم ملا کر شناخت کرائی گئی۔ ناظر امور عامہ بھی وہاں موجود تھے۔ نذر حسین سپاہی پہلا گواہ تھا جس نے عبدالعظیم۔ عبدالعزیز۔ عبدالرحمن جٹ۔ عبدالرحمن کشمیری۔ محمد تقی ملزموں کو شناخت کیا۔ عظمت علی کنسٹیبل نے عبدالرحمن کشمیری۔ محمد تقی۔ ولی محمد۔ فخر الدین عبدالرحمن جٹ۔ محمد بوٹا۔ اور عبدالعظیم کو شناخت کیا۔

حسن محمد کنسٹیبل نے عبدالعظیم۔ عبدالرحمن کشمیری عبدالرحمن جٹ۔ ولی محمد اور محمد تقی کو شناخت کیا

لال بیگ کنسٹیبل نے عبدالرحمن جٹ۔ عبدالرحمن کشمیری۔ محمد حیات۔ اسمٰعیل اور محمد تقی کو شناخت کیا قدرت اللہ کنسٹیبل نے عبدالرحمن جٹ۔ عبدالرحمن کشمیری۔ محمد حیات اور محمد اسماعیل کو شناخت کیا۔ مبارک علی پٹواری نے عبدالرحمن جٹ۔ حاکم علی عبدالرحمن کشمیری۔ خیر دین۔ منگو۔ گیانی محمد الدین اور محمد تقی کو شناخت کیا۔

دین محمد کنسٹیبل نے عبدالرحمن جٹ۔ عبدالرحمن کشمیری۔ منگو۔ محمد تقی۔ خیر دین اور ولی محمد کو شناخت کیا۔ ان پریڈوں کے وقت جب ایک گواہ ایک لائن سے دوسری لائن میں جانے لگا۔ تو بعض ممبر دوسری لائن سے نکل کر پہلی میں آ کھڑے ہوتے۔ میں نے ناظر صاحب کو کئی بار توجہ دلائی اور یہ بات ناظر صاحب کے نوٹس میں بھی لائی گئی۔ اور انہوں نے بھی اس سے روکا۔ میں نے اطمینان کر لیا۔ کہ پریڈ میں شامل ہونے والوں کو گواہ نہ دیکھ سکیں۔

۲۱/۶/۳۶ کو پھر پریڈ ہوئی۔ ظہور احمد۔ رحمت اللہ شاکر۔ ابراہیم۔ عبداللطیف۔ عبدالرشید۔ ملزمین ۹۵ دوسرے آدمیوں میں ملا کر پریڈ کرائی گئی ان کو بھیس اور پوزیشن وغیرہ بدلنے کی اجازت دی گئی تھی۔ میں نے تسلی کر لی تھی۔ کہ گواہ جنہیں بعد میں ایک ایک کر کے بلایا گیا تھا۔ پریڈ میں شامل ہونے والوں کو نہیں دیکھ سکتے۔

محمد خان ہیڈ کنسٹیبل نے ظہور احمد۔ ابراہیم اور عبدالرشید کو شناخت کیا

نواب الدین کنسٹیبل نے ظہور احمد۔ ابراہیم کو شناخت کیا۔

محمد خورشید کنسٹیبل نے رحمت اللہ شاکر اور محمد ابراہیم کو شناخت کیا۔

نذر حسین کنسٹیبل نے محمد ابراہیم کو شناخت کیا قدرت اللہ کنسٹیبل نے بھی محمد ابراہیم کو شناخت کیا۔

حسن محمد نے بھی ابراہیم کو ہی شناخت کیا۔ عظمت علی کنسٹیبل نے کسی کو شناخت نہیں کیا تلسا سنگھ نے ظہور احمد کو شناخت کیا۔

دین محمد نے ابراہیم کو شناخت کیا۔ لال بیگ نے کسی کو شناخت نہیں کیا مبارک علی پٹواری نے رحمت اللہ شاکر۔ ظہور احمد اور ابراہیم کو شناخت کیا۔

پھر ۲۳/۶/۳۶ کو پریڈ ہوئی۔ عبداللطیف ملزم کو ۲۳ اور آدمیوں میں ملایا گیا۔ میں نے تسلی کر لی تھی۔ کہ گواہ پریڈ والوں کو نہ دیکھ سکیں۔ میں نے ملزمین کو اجازت دے دی تھی۔ کہ لباس اور پوزیشن بدل سکتے ہیں۔

محمد خان ہیڈ کنسٹیبل۔ نواب الدین۔ محمد خورشید نذر حسین۔ عظمت علی کنسٹیبلان اور مبارک علی پٹواری نے عبداللطیف کو شناخت کیا۔

بجواب جرح مرزا عبدالحق صاحب:۔ ۱۷ رجون ۱۹۳۶ء کو ناظر صاحب امور عامہ نے درخواست دی تھی۔ کہ سب انسپکٹر عمر دراز۔ اور اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس وزیر چند کو پریڈ کے موقعہ سے ہٹا دیا جائے۔ مگر میں نے اس سے ان وجوہ کی بناء پر انکار کر دیا۔ جو درخواست میں درج ہے۔ بعض گواہ ساری لائنوں کے سامنے سے کئی بار گذرنے کے بعد کسی ملزم کو شناخت کرتے تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے ہر پریڈ کے روز یہ کہہ دیا تھا۔ کہ ممبران پریڈ لباس اور پوزیشن بدل سکتے ہیں۔ مگر یہ بات ریکارڈ میں نہیں۔

درخواست ملزمان

اس کے بعد ملزمان کی طرف سے مندرجہ ذیل درخواست عدالت میں پیش کی گئی۔ اور آئندہ سماعت کے لئے ۴ اگست کی تاریخ مقرر ہوئی

بعدالت جناب سردار جسونت سنگھ صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ اول

جناب عالی!

(۱) گزارش ہے کہ گذشتہ تاریخ پیشی پر یعنی ۲۹/۷/۳۶ کو جب ملزمان کا وکیل مرزا عبدالحق گواہ استغاثہ لال بیگ کنسٹیبل پر کر رجرح کر رہے تھے۔ تو انہوں نے لال بیگ سے یہ سوال کیا۔ کہ حملہ ہونے سے پہلے تم نے یعنی پولیس والوں نے احراریوں یعنی عبدالحق اور اس کے ساتھیوں کو اس وقت کچھ کہا تھا یا نہیں: اس پر لال بیگ نے جواب دیا کہ ہاں روکا تھا کہ فساد نہ کرو۔ قبر کھود لینے دو۔ فاضل عدالت کی خدمت میں فقرہ تحریر کرنے کے لئے وکیل صاحب کی طرف سے عرض کیا گیا تو فاضل عدالت نے فرمایا۔ کہ میں نے یہ فقرہ سنا نہیں۔ اور یہ کہ اس نے فریقین کے متعلق کچھ کہا ہے جو فاضل عدالت نے نہیں سنا۔ وکیل ملزمان نے اس پر زور دیا اور یہاں تک کہہ دیا۔ کہ ہم تینوں وکیل حلفی بیان دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور ان کی تائید میں دیگر وکلاء ملزمان شیخ ارشد علی صاحب اور دیوان رتن سنگھ صاحب نے بھی کہا۔ مگر باوجود اس کے فاضل عدالت نے یہ کہنے سے اجتناب کیا۔

آخر S.9.J. صاحب سے بھی وکیل ملزمان نے دریافت کیا۔ کہ انہوں نے یہ فقرہ سنا ہے یا نہیں! انہوں نے بھی فرمایا کہ ہاں گواہ نے کچھ ایسی بات کہی ضرور ہے اس پر فاضل عدالت نے یہ فقرہ تحریر فرمایا

we did ask both the parties not to make a Roit. we said "Let the grave be dug peacefully & do not make any roit".

چونکہ یہ فقرہ درست نہیں ہے لہذا مودبانہ درخواست ہے کہ اس کو درست فرما دیا جائے۔

(۲) اس کے بعد وکیل ملزمان نے یہ سوال کیا۔ کہ حملہ ہوتے ہی عبدالحق اور اس کے ہمراہی قبر پر گر پڑے تھے گواہ نے جواب دیا۔ کہ ہاں۔ فاضل عدالت نے اس کی مزید وضاحت کے لئے گواہ سے خود دریافت فرمایا کہ قبر کے اوپر گرنے کے کیا معنی گواہ نے جواب دیا کہ جہاں لٹک گئے ہوئے تھے اس جگہ کے اوپر گرے تھے ملزمان نے یہ سمجھا۔ کہ اسی طرح سے لکھا گیا ہے پڑھ کر سنایا نہ گیا۔ اب ملزمان کو نقل لینے پر معلوم ہوا۔ کہ فقرہ یہ لکھا گیا ہے۔

"Some persons fell near the site of the grave during the assault in the scaffle. They included abdul Haq & his companions"

اس میں near the site of the grave. کی بجائے on the grave. کے الفاظ چاہیئے جیسا کہ فاضل عدالت نے مزید تسلی کے لئے گواہ سے دریافت بھی کر لیا تھا اس کی درستی فرمائی جائے۔

عرضی۔ چودہری ظہور احمد وغیرہ ملزمان

وصیتیں

نمبر ۵۹۵۴ منکہ سکینہ بی بی زوجہ غلام حسین صاحب قوم بسٹی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ مئی ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے
ونڈیاں طلائی اڑھائی تولہ قیمتی ۷۵/- نامہ طلائی ایک تولہ قیمتی ۳۰/- چھیاں نقرئی ۴۰ تولہ ۱۰/- مہر نقد ۲۰۰/- کل تخمینہ جائداد ۳۱۵/- روپیہ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں ۱/۱۰ حصہ کی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو وہی ادائیگی متصور ہوگی۔ فقط ۶ مئی ۱۹۳۶ء

العبد: سکینہ بی بی زوجہ غلام حسین آڑھتی گوجرہ
گواہ شد: غلام حسین خاوند موصیہ بقلم خود
گواہ شد: عبدالعزیز آڑھتی والد موصیہ بقلم خود

نمبر ۲۸۱۴ منکہ خدیجہ بیگم زوجہ محمد اسحٰق صاحب قوم کمبوہ راجپوت ساکن بددملی ڈاکخانہ بددملی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔
کڑے طلائی ایک جوڑی قیمتی دو صد روپیہ
چوڑیاں طلائی چار عدد قیمتی اسی روپے
ہار طلائی ایک عدد قیمت پونے دو صد روپے
مرکیاں طلائی قیمت پچیس روپے کل قیمت مبلغ چار صد اسی روپے (نوٹ) چونکہ حق مہر وصول ہو کر مندرجہ بالا جائداد میں شامل ہے۔ لہذا علیحدہ بیان میں نہیں آیا میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۶ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن قادیان کرتی ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے چھٹے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا دو نوٹ ہیر اگذارہ میرے خاوند کی آمد پر ہے۔ المرقوم ۱۱ مارچ ۱۹۲۸ء

العبد: خدیجہ بیگم اہلیہ محمد اسحٰق ٹیلیگرافسٹ گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس لاہور فلیمنگ روڈ نمبر ۱۸ لاہور۔
گواہ شد: محمد علی بددملوی انسپکٹر انجمن ہائے احمدیہ حال ساکن قادیان شریف
گواہ شد: محمد اسحٰق بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۵۹۷۴ منکہ سعیدہ بیگم احمدی زوجہ محمد اکرم خان غوری قوم شیخ عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیروبی پوسٹ بکس نمبر ۶۲۱ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ جون ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے
(۱) مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ مبلغ چار ہزار شلنگ
(۲) زیور طلائی وزنی ۲۰ تولے جو موجودہ قیمت کے لحاظ سے قریباً ایک ہزار شلنگ ہے۔ میں اپنی اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی رقم حصہ وصیت کردہ کی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: سعیدہ بیگم احمدی
گواہ شد: محمد اکرم خان غوری بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد: شیخ مبارک احمد عفی عنہ مبلغ مشرقی افریقہ۔

الفضل کے لئے درخواست

میں اپنے گاؤں میں اکیلا احمدی ہوں۔ اور کم استطاعت ہوں۔ اگر کوئی رحمدل دوست میرے نام چھ ماہ کے لئے ہی اخبار جاری

195

حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتب کے **تبلیغی سیٹ** خریدیئے۔ اور دنیا کے کونے کونے میں پہونچا دیجئے!

حلقہ سول لائن (لاہور) سے ڈیڑھ سو روپیہ کا آرڈر

یہ خدا کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہر طبقہ اور خیال کے دوستوں میں کتابی تبلیغ کی ضرورت کا احساس پیدا کر دیا ہے۔ چنانچہ آج ہم لاہور کے ایک ایسے حصہ کے دوستوں کے آرڈر کا ذکر کرتے ہیں۔ جہاں زیادہ تر ملازمت پیشہ ہی رہتے ہیں۔ انہوں نے باوجود قلیل التعداد ہونے کے انگریزی۔ فارسی اردو۔ تبلیغی سیٹ وغیرہ کا آرڈر قیمتی ڈیڑھ صد روپیہ دیا ہے۔ امید ہے کہ دیگر جماعتیں بھی اس نہائت ہی ضروری۔ مؤثر اور مبارک سکیم کو کامیاب بنانے میں حصہ لیں گی۔ اس کے بعد ملاحظہ ہو۔

جناب شیخ عبد الحمید صاحب ریلوے آڈیٹر و صدر حلقہ سول لائن لاہور کی رائے

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے خلفاء کی یہ بڑی خواہش رہی ہے۔ کہ سلسلہ کی تبلیغ دنیا کے ہر حصہ میں پہونچا دی جائے۔ اللہ تعالےٰ نے جن لوگوں کو علم اور موقعہ دیا۔ انہوں نے نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان اور امریکہ میں جا کر پیغامِ حق پہونچایا۔ اور بہتوں کو ضلالت سے نکالنے کا باعث ہوئے۔ مگر کثیر حصہ جماعت کا ایسا ہے۔ جن کو اپنی ملازمت یا تجارت یا کم علم کے باعث یہ موقعہ ہی نہیں ملا۔ کہ وہ تبلیغ میں کما حقہ حصہ لے سکتے۔ ان کے لئے صرف یہی طریقہ رہ جاتا ہے۔ کہ وہ سلسلہ کی کتب دوسروں کو پہونچا کر تبلیغ میں حصہ لیں۔ اپنے طور پر احباب جماعت اس میں حصے بھی رہے ہیں لیکن اب تو ملک فضل حسین صاحب منیجر بک ڈپو نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں بہت تخفیف کر کے ہر احمدی کو موقعہ بہم پہونچایا ہے۔ کہ وہ اس کارِ خیر میں حصہ لے سکے۔ اور چند روپے خرچ کر کے دور دراز ملکوں میں تبلیغ احمدیت کر سکے۔ میں نے اور میری بیوی نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مبلغ ۲۲ روپیہ کی کتب خریدی ہیں۔ تاکہ ایک تو بک ڈپو میں کتابیں الماریوں میں پڑی نہ رہیں۔ دوسرے تبلیغ کے کام میں بھی کچھ حصہ لے سکوں۔ جماعت کے اور بہت سے مرد و زن نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا ہے چنانچہ میرے حلقہ (سول لائن) کی طرف سے ڈیڑھ سو روپیہ کا آرڈر دیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ ہر احمدی اس تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کرے گا"۔

رعایتی قیمت انگریزی سیٹ صر۔ رعایتی قیمت اردو سیٹ عہ/۔ رعایتی قیمت فارسی سیٹ عہ۔

خاکسار

ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بیت المقدس ۲ اگست۔ فلسطین میں عربوں کی جدوجہد ابھی جاری ہے جیتق کی مسجد کے باہر ایک عرب پولیس انسپکٹر گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ مرکزی نو آبادی میں دو یہودی پہرہ دار مردہ پائے گئے۔

لنڈن ۲ اگست۔ ہسپانیہ کی وفادار فوج اور باغی عساکر کے درمیان شمال میں ایک فیصلہ کن جنگ ہونے والی ہے باغی سمندر پر قبضہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہر شخص کو جو انہیں مل سکا ہے بھرتی کر لیا ہے۔

پیرس ۲ اگست۔ پیرس کے ایک اخبار کا ایک نامہ نگار متعینہ جبوتی لکھتا ہے کہ اندرونی علاقوں سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ڈیسی کے اردگرد حبشیوں اور اطالویوں میں خونریز جنگ جاری ہے۔ جس میں سات ہزار اشخاص ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

لاہور ۲ اگست۔ آج باغ بیرون موری دروازہ میں کانگریس سوشلسٹ پارٹی کے زیر اہتمام امرتسر کمیونل ایوارڈ کانفرنس کی مخالفت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں صدر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس کانفرنس کا مقصد تفرقہ پیدا کرنا ہے۔ مسٹر ہنس راج بیرسٹر نے کہا۔ کہ اس وقت ملک کے سامنے روٹی کا سوال ہے۔ کمیونل ایوارڈ کا ڈھونگ رچا کر خود غرض لوگ ہمیں روٹی کے لئے جدوجہد کرنے سے روکتے ہیں

نئی دہلی ۲ اگست "ہندوستان ٹائمز" کا نامہ نگار المورڑہ سے لکھتا ہے کہ خان عبدالغفار خان کو کل المورڑہ جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔ انہیں صوبہ سرحد اور پنجاب میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

بارسیلونا ۲ اگست۔ جزیرہ میجورکا کی تمام آبادی کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تمام شہروں کو خالی کر دیں اور انہیں متنبہ کیا گیا ہے کہ شہروں پر بم باری ہونے والی ہے ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وفادار فوجوں نے جو سار اگوسا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ دو شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

ہانکن ۲ اگست۔ جنوبی چین میں زبردست خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے کوانگسی کے فوجی جرنیلوں نے مرکزی حکومت کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کوانٹنگ کی فوج پر حملہ کر دیا ہے۔ کئی مقامات پر لڑائی ہو رہی ہے۔ مرکزی حکومت بہت سی فوج وفادار فوج کی حمایت کے لئے بھیج دی ہے

لاہور ۲ اگست معلوم ہوا ہے چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے صوبہ کے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو ایک چٹھی بھیجی ہے۔ کہ وہ انتخابی پروپیگنڈا کے متعلق پوری واقفیت حاصل کرتے رہیں۔ اور باغیانہ سرگرمیوں سے یا ایسی سرگرمیوں سے جن سے امن عامہ میں خلل واقع ہونے کا احتمال ہو۔ یا جن سے فرقہ وارانہ منافرت پیدا ہونے کا امکان ہو باخبر رہیں۔

قاہرہ ۲ اگست کل انگلستان اور مصر کے مابین معاہدہ کی دفعات پر جو سوڈان کے متعلق ہیں دستخط ہو گئے۔ سوڈان کے متعلق معاہدہ پر دستخط ہو جانے سے تصفیہ کی راہ سے بڑی روک دور ہو گئی ہے۔ فوجی معاملات کے متعلق پہلے تصفیہ ہو چکا ہے۔

لاہور ۲۔ اگست بھٹنڈہ کی جوڈیشل جیل سے چار خطرناک ڈاکوؤں کے فرار کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکو جیل کی کھڑکیوں کی سلاخیں توڑ کر بھاگ نکلے اور سنتری کو زخمی کر کے ریوالور بندوقیں اور کارتوس لے کر فرار ہو گئے۔ پولیس نے ان کا تعاقب کر کے دو کو گرفتار کر لیا۔ اور دو ابھی تک مفرور ہیں۔

کلکتہ ۲۔ اگست فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق بنگال کے ہندوؤں کی عرضداشت کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ٹاؤن ہال میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ سر اے۔ ایچ غزنوی نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ باہمی تصفیہ کے دروازے اب بھی کھلے ہیں۔ ہندوؤں کے لئے یہ تسلیم کرنا حقیقی قومیت پرستی ہو گی۔ کہ موجودہ حالات میں جداگانہ انتخابات ضروری ہیں

ان کو چاہیئے کہ اس تنازعہ کو ختم کر کے مسلمانوں کے تعاون سے قومی تعمیر کے کام میں شریک ہوں۔

گوہاٹی ۲ اگست دریائے برہم پترا میں بتدریج طغیانی آ رہی ہے تین روز سے مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ متعدد دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔ سیلاب سے دھان کی فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

پیرس ۲ اگست۔ حکومت فرانس نے فیصلہ کیا ہے کہ دوسری حکومتوں سے اپیل کی جائے کہ وہ ہسپانیہ کے معاملات میں دخل نہ دیں۔

نئی دہلی ۲ اگست۔ کیپٹن لال چند ایم ایل سی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں پنجاب کی ہندو پارٹی اور اتحاد پارٹی کے درمیان سمجھوتہ کے امکان کا اظہار کیا ہے

لاہور ۲ اگست۔ فیض الحسن آتش لوہاری کو جا سکے ضلع سیالکوٹ میں زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا ہے اس کے خلاف پٹھان کوٹ میں ایک باغیانہ تقریر کرنے کا الزام ہے۔

جالندھر ۲ اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے گذشتہ شام جالندھر میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی ہندوستانی گورنر یا وائسرائے بھی ہو جائے تب بھی ہماری اقتصادی بدحالی کا علاج نہیں ہو سکتا۔ موجودہ افلاس اور بے کاری کا اس وقت تک علاج نہیں ہو سکتا۔ جب تک موجودہ نظام کی جگہ پنچایت سسٹم مروج نہیں ہو جاتا جس کے ذریعہ ہم اپنے نمائندے منتخب کریں۔ اور وہی ہماری اقتصادی فلاح کے پیش نظر قوانین بنائیں۔

فیروزپور ۲ اگست۔ فیروزپور جالندھر ریلوے لائن پر بند ٹوٹ جانے سے تحصیل زیرہ میں سیلاب آ گیا ہے۔ جس سے بیسیوں دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔ فصلیں بہہ گئی ہیں مکانات کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ دیہاتیوں کی طرف سے حکام ریلوے کے خلاف ہرجانہ کا دعویٰ دائر ہے۔

رنگون ۲ اگست۔ رنگون میں اندرون ملک سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ضلع پیگو میں تین ہزار ایکڑ اراضی جس میں دھان بوئی گئی تھی۔ سیلاب کے باعث زیر آب ہو گئی ہے۔

لاہور ۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے مولوی حبیب الرحمٰن صدر احرار کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہو چکے ہیں۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حکومت مصر کے بعض ماہران سائنس نے حکومت مصر کو اطلاع دی ہے کہ ہم زہریلی گیس کو وسیع پیمانے پر نہایت ارزاں قیمت پر تیار کر سکتے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ پیاز اور ایک اور شے جسے انہوں نے پوشیدہ رکھا ہے اس گیس کے لئے استعمال کی جائے گی۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اخبار "ڈیلی میل" نے لکھا ہے کہ ہسپانیہ کی موجودہ بغاوت میں روس کا ہاتھ ہے۔ اور ماسکو سے روزانہ ریڈیو کے ذریعہ ہدایات ملتی رہتی ہیں۔

لاہور ۲ اگست۔ لاہور میں طلبا نے مسٹر کے ایل گابا کی امداد کے لئے ایک سوسائٹی قائم کی ہے جس کا مقصد ان کے مقدمہ میں مالی امداد کرنا ہے۔

نیویارک (بذریعہ ڈاک) اخبار نیویارک ٹائمز فلسطین کے واقعات پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ برطانیہ کے ماتحت ہندوستان اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں کی تعداد پچیس کروڑ ہے یہ تمام مسلمان برطانیہ کی یہود نواز پالیسی کے سخت مخالف ہیں اس کے علاوہ دنیا کے تمام مسلمان جن کی تعداد اسی کروڑ سے زیادہ ہے۔ فلسطین کے عربوں کے مصائب کا گہری نظر سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ برطانیہ کو ان تمام مسلمانوں کی دشمنی مول لینا مناسب نہیں۔

شملہ ۲ اگست۔ ہندو مہاسبھا کے حلقے اچھوتوں کی اشک شوئی کے لئے مہاسبھا لاہور کے اجلاس کی صدارت کے لئے مسٹر ایم سی راجہ کے نام پر غور و خوض کر رہے ہیں۔

مانچسٹر گارڈین کے نامہ نگار ماسکو نے لکھا ہے کہ سوویٹ روس میں جو جدید آئین نافذ کیا جانے والا ہے۔ اس کے ماتحت حکومت پر نکتہ چینی کے بارے میں تمام پابندیاں اٹھا دی گئی ہیں۔ ... بلکہ جلسوں کا حق دیدیا گیا ہے۔ اور